Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۲) مطبوعہ ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

بمبئی میں ایک عام میوزیم پرنس آف ویلز کی آمد کی یادگار میں بنانیکی تجویز ہے - لنڈن کی آبادی گذشتہ سال قریب ۴ ½ ملین تھی یعنی چالیس لاکھ پچاس ہزار - کولھاپور اور برما اور ان کے مضافات میں طاعون پھوٹ نکلا - کہتے ہیں کہ جاپانی لشکر کے منچوریہ سے نکل جانے پر ۲ کروڑ پونڈ سے زیادہ خرچ آئیگا - ایک روسی جرنل کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مطابق شرائط صلح کے روس ایک کروڑ پونڈ جاپان کے روسی اسیران کے گذارہ کے لئے دیگا - کانگرس کی نمائش میں جو بنارس میں ہونے والی ہے دستی کلوں کی ایک بڑی تعداد بطور نمائش لائی جائیگی اور ان کلوں کے مالکان کو دعوت دی گئی ہے کہ اپنی اپنی کلوں کو عمدہ ترقی دیکر نمائش کے لئے ہمراہ لائیں - مغربی افریقہ کی برطانوی کاٹن گروایک ایسوسی ایشن سے (یعنی وہ مجلس جو کپاس کی پیداوار میں جد و جہد کرتی ہے) امسال ۳ ہزار گٹھے مانچسٹر میں آئے ہیں اور بہت سے ابھی آرہے ہیں - فرنگ فورٹ اور کینجوکی میں بورڈ آف ہلتھ نے حکم دیا ہے کہ وہاں کی بلیاں ماری جاویں کیونکہ ان سے اپیڈیمک آف ڈفتھیریا (ایک مرض کا نام ہے) پھیلتا ہے - بلخان واقعہ بلوچستان میں ۲۶ ستمبر کو بھونچال کے سخت جھٹکے آئے جس سے زنکان اور خان محمد کوٹ کے گھر خراب اور ناقابل رہائش ہوگئے -

سنہ ۱۹۰۵ء میں کیپ کالونی کے درمیان وسلیین مشن کے یوروپین اور دیسی ممبران کی تعداد ۲۳۴۶۵ تھی سنہ ۱۹۰۶ء میں ۲۹۰۸۶ ہوگئی سنہ ۱۹۰۵ء کے آخر میں ۹۴۵۴ انگریزی اور ۱۳۰۵۹ دیسی ممبر - ٹرنسوال اور اہوڈسیا میں جو مسیحیوں کا شمار ہے اگر وہ اسمیں زیادہ کردیا جاوے تو جنوبی امریکہ کی متھوڈسٹ کلیسا میں قریب ایک لاکھ بیس ہزار عیسائی ہونگے - فلٹن صاحب قائم مقام کمشنر دہلی - گارڈن ماکر صاحب سے سبکدوش ہوکر ۶ ماہ کی مجتمع رخصت لینگے - میجر سی - جی پارسنز صاحب اکس کیٹی آبکاری کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں جو مدراس میں وسط ماہ اکتوبر میں ہونے والی ہے - انکی غیر حاضری کے ایام میں ایچ ہمفریز صاحب انکی جگہ ضلع دہلی کے اہتمام پر رہینگے - ای - ڈی میک لیگن صاحب رخصت سے واپس آنے پر پنجاب سول سیکرٹریٹ میں خاص کام پر لگائے جائینگے اور بعد ازاں مانک صاحب کی جگہ جو لمبی رخصت پر جاتے ہیں قائم مقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہونگے - میلی فیلیس صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر کپتان جے فرل صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر لاہور بطور اول اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور رہینگے - کیمبن صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر ہاے سنتھ صاحب نوآبادی نہر جہلم میں بطور اسسٹنٹ افسر نوآبادی تعینات کئے جائینگے - بی - ڈی انگنو صاحب رخصت سے واپس آنے پر ڈپٹی کمشنر راولپنڈی مقرر کئے جائینگے - جی - سی - ایل ہوول صاحب جے - ایس دو محمد صاحب سے سبکدوش ہوکر کرنال میں تعلیم بندوبست کے لئے تعینات کئے جائینگے - جی - ایچ ایٹکنز صاحب

ڈپٹی کمشنر شاہ پور کو ۸ نومبر سے ایک سال کی مجتمع رخصت عطا کی گئی - لمسڈن صاحب میجر بارٹن صاحب کو اہتمام دیکر ضلع فیروزپور میں ڈسٹرکٹ جج کے طور پر رہینگے - میجر بوس صاحب رخصت سے واپس آکر بطور ڈپٹی کمشنر ضلع انبالہ میں جائینگے اور پارکر صاحب بطور ڈسٹرکٹ جج انبالہ میں ہی رہینگے - میلی صاحب جو گورنمنٹ ہند کے پاس خاص کام پر بھیجے گئے ہیں ۱۵ اکتوبر کے قریب نہر جہلم پر نوآبادی کے کام پر واپس آئینگے - جرمن ایسٹ افریقہ کے باغی سیاہ جھنڈے لیکر ایک مقدس جنگ کرنیکی منادی کرتے ہیں - ہفتہ مختتمہ ۱۴ اکتوبر میں ہند میں طاعون سے حسب ذیل اموات سرزد ہوئیں - احاطہ بمبئی اور سندھ میں ۲۳۲۷ - احاطہ مدراس میں ۱۸۶ - بنگال ۹۷ - صوبجات متحدہ میں ۹۵ - پنجاب میں ۳۱ - برما میں ۱۱۲ - صوبجات متوسط میں ۴۶۹ - ریاست میسور میں ۱۰۶ - ریاست حیدر آباد میں ۱۸۴ - وسط ہند میں ۱۸ - راجپوتانہ میں ۱ - کشمیر میں ۱۶ - شریف مکہ شریف اعظم مقرر ہوگئے ہیں - حضور پرنس آف ویلز ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو علیگڈھ محمڈن کالج کا معاینہ کرینگے - گذشتہ ہفتہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ۴۴ لاکھ تولہ چاندی خریدی ہے تاکہ جسقدر ہوسکے اس سے سکہ بنایا جاوے - اورینٹ تھیٹر کمپنی بمبئی کے ڈائرکٹروں نے اعلان دیا ہے کہ دو لاکھ روپیہ فراہم ہوگیا ہے - کل احاطہ مدراس میں بارش برابر ہورہی ہے جسکی کثرت سے نیلگری ریلوے اور مدراس ریلوے کا شرقی کنارہ کا حصہ شکست ہوگیا ہے مگر یہ شکستگی شدید نہیں ہے - پرنس آف ویلز کے کل دوران سیر میں اتوار کا دن پورے پورے طور پر مانا جائیگا اگر اس دن سفر کرنیکی ضرورت پڑیگی تو صبح اور شام کی عبادت کا

اڈیٹوریل نوٹس

ترک وید یزم - یہہ کتاب بابو جگدمبا پرشاد صاحب سابق آریہ اپدیشک ملک برما حال وارد دہلی کی تصنیف ہے جو اس وقت آریہ سماج کو ترک کر کے محمدی ہو گئے ہیں اور جنکا محمدی نام شیخ عبد العزیز ہے - انہوں نے اپنے مسلمان ہونیکی وجہ خاص آریاؤں کے دسویں نیم پر تعمیل کرنے کا نتیجہ بتایا ہے - آپ جب اس نیم کے مطابق آریہ مذہب کے ست اور استہ ہونیکی تحقیقات کرنے لگے تو اس نتیجہ پر آگئے کہ آریہ مذہب جھوٹا ہے اور اسلام سچا ہے - آپکی حالت ابھی تک متنزلزل معلوم ہوتی ہے اور ایسا نظر آتا ہے کہ اگرچہ انہوں نے آریہ مذہب کے نقصان اور اسلام کی خوبیاں معلوم کر لی ہیں مگر ابھی تک تسلی نہیں ہوئی ممکن ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام کا پول ظاہر کر دے اور کسی اور مذہب کی خوبیاں انپر منکشف کر دے تو وہ اسلام کو بھی خیرباد کہکر کسی اور مذہب کو اختیار کر لینگے - ہماری دانست میں بہتر ہوتا کہ تا وقتیکہ وہ ہر مذہب کی پوری اور خاطر خواہ چھان بین نہ کر لیتے کسی مذہب کو قبول نہ فرماتے - ابھی تک آپکی تحقیقات نہ صرف اسلام ہی کے بارے میں بلکہ شاید دیگر مذاہب کے بارے میں بھی خام ہے کیونکہ انہوں نے یہہ ذکر نہیں کیا کہ سوائے آریہ مت اور اسلام کے کسی اور مذہب کی تحقیقات بھی کی ہے یا نہیں - ہماری رائے میں آپکی حالت عین مشٹر نشی کا نت چٹرجی کی حالت کی سی ہے اور واقع میں انکو دلی اطمینان ابھی تک حاصل نہیں ہے ۔

آپ نے اس کتاب میں خاصکر اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ سوامی دیانند صاحب نے جس قدر ترجمے ویدوں یا منوسمرتی کے شلوکوں کے کئے ہیں بالکل غلط ہیں - ترجمے اکثر انہیں کے من گھڑت ہیں اور آپنے شلوکوں کو اپنے مطلب کے لئے ایسے ناجائز طور پر استعمال کیا ہے کہ کسی وجہ سے اُن کے خود غرضی کی تائید نہیں کر سکتے - بابو صاحب نے دیانندی تصرف کا خوب خاکہ اُڑایا ہے - اور بعض تعلیمات کی منوسمرتی میں بالکل تعدیم ثابت کی ہے ۔

پنڈت تلسی رام کا ترجمہ منوسمرتی کا جس کا بابو صاحب نے حوالہ دیا ہے دیانندی ترجمے سے ہزار درجہ بہتر اور شدہ ہے - ہمنے اِن دونوں ترجموں کا مقابلہ سرولیم جونس صاحب کے انگریزی ترجمہ کے ساتھہ کیا اور یہہ پایا کہ پنڈت تلسی رام کا ترجمہ اس ترجمے سے قریب بالکل ملتا ہے مگر دیانندی ترجمے میں بہت کچھہ تصرف کیا گیا ہے - یہہ کتاب دیانند صاحب کی لیاقت اور ترجمے میں بیجا تصرف اور انکی من گھڑت کو ایک متلاشی حق پر ظاہر کرنے کے لئے مشتے نمونہ از خروارے کا حکم رکھتی ہے - یہہ کتاب قاسمی پریس دہلی میں محمد قاسم کے اہتمام سے چھپی ہے اور قیمت صرف ۱ر ہے - حصول کتاب کا پتہ مذکور نہیں مگر غالباً مطبع مذکورہ بالا سے دستیاب ہو سکتی ہے - بابو صاحب ایک اور کتاب تصنیف کر رہے ہیں جسکا نام "آریہ سماج کی پول" ہوگا ۔

نوجوان - یہہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو ماہ بماہ بابو کشوری لعل صاحب بی - اے بلیڈر ہانسی کی اڈیٹری میں شایع ہوتا ہے - ہمیں اس کا صرف ماہ ستمبری کا پرچہ وصول ہوا ہے - گذشتہ مضامین وغیرہ کی بابت ہمیں کچھہ خبر نہیں - جو کچھہ خیال ہمارے اندر اس نمبر کے مطالعہ سے پیدا ہوا ہے بیان کرتے ہیں اس رسالہ کی خاص غرض طلبار کی طبعی و اخلاقی بہتری ہے اور اسی مقصد سے اعضاء مخصوصہ کے جائز و ناجائز استعمال اور ان کے نقایص و فضایل اور ایک مفید مطلب قابل تعمیل معلومات تواریخی اور علمی اور متعلق تجربہ ہو مہذب اور عام فہم عبارت میں شایع ہوتے ہیں - خانگی امور کے متعلق شادی کے اغراض فرایض - تربیت اولاد و صحت جسمانی - اخلاقی علمی اور مجلسی اور دیگر معاملات خانہ داری کے بارے میں عمدہ عمدہ مضامین اور دلیلوں کا پبلک کے سامنے پیش کرنا اس کا اعلی مقصد ہے - رسالہ ہذا ہر مرد کے لئے مفید ہوگا - اور ہر ایک طالب علم اس سے فائدہ پاکر خانگی حالات کے موزوں و قابل ہو سکتا ہے - تمام بری عادات جو جوانی میں طلبار کے لاحق ہو جاتی ہیں اس رسالہ کے مطالعہ سے بتدریج معدوم ہو جائینگی تہذیب اور علم مجلس کا ایک گونہ علم اسکو حاصل ہو جائیگا ہماری رائے میں اگر اڈیٹر صاحب اس رسالہ کو مفید اور مکمل بنانے کی از حد کوشش کریں - مضامین کی گنجایش زیادہ ہو تو آن کے مطلب لیجیں شاید کوئی کسر باقی نہ رہیگی قیمت سالانہ معہ محصول عہ غریب طلبار سے بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر صاحب ۸ر لائق نامہ نگاروں کو مفت ملیگا - ہم سفارش کرتے ہیں کہ ایسا مفید اور سستا رسالہ ہر ایک طالب علم کے لئے خواہ وہ کسی مذہب یا ملت کا کیوں نہو - قیمت درخواست کے ساتھہ جاوے یا وی پی کی اجازت ہو - جملہ خط و کتابت بابت خریداری وغیرہ بنام لالہ بدھا وامل صاحب منیجر رسالہ ہذا کے نام ہو ۔

پارلیمنٹ میں تقریرات - ذیل کے بیان سے ناظرین پر واضح ہو جائیگا کہ پارلیمنٹ کے درمیان کسقدر طول طویل تقریرات پڑھی جاتی ہیں اور جو لوگ تقریرات تیار کر کے لاتے ہیں کیسی جانکاہ کوشش اور وسیع واقفیت اور عمیق علوم سے پُر ہونگی مسٹر بلفور کی تقریرات ہنسارڈ کے ۳۴۴ کالموں میں آئی مسٹر ایسنکوئیتھ کی ۱۸۰ - مسٹر آسٹین چیمبرلین کی ۱۴۲ - سر ایڈورڈ گرے ۱۲۲ بتیس کی ۱۹۲ - گبسن باولس ۱۵۴ مسٹر ونسٹن چرچل ۱۲۶ - مسٹر جوزف چیمبرلین ۳۰ - مسٹر جان مورلی کی تقریریں ۲ کالموں میں آئی - یہہ تقریرات ہوس آف کامنس میں ہوئیں - اور ہوس آف لارڈس میں لارڈ لنسڈون کی تقریر ۱۰۳ کالموں میں - اول سیلسبری کی ۱۹۲ - ارل آف ڈونا مور کی ۹۴ - ڈیوک آف ماربرا ۴۰ - آرچ [illegible]

تذکرۃ الحکمائے یونان

وہ بڑا قانع اور تارک الدنیا بھی حد درجہ کا تھا۔ پمفیلیا کے بیان کے مطابق جب الکیبیاڈیس نے اسکو ایک قطعہ زمین دینا چاہا کہ وہ اُس پر اپنا گھر بنائے تو اُس نے کہا "اگر مجھے جوتی کی ضرورت ہوتی اور تم مجھے چمڑا دیتے کہ میں اُس سے جوتی بنوالوں تو اگر میں اُس کو لے لیتا تو مجھ پر ہنسی ہوتی"۔ جب وہ بیشمار چیزوں کو بازار میں بکتے دیکھا کرتا تھا تو اپنے آپ سے کہا کرتا تھا "یہاں کس قدر بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنکی مجھے حاجت نہیں"۔ کہتے ہیں کہ جب وہ زہر پینے کو تھا تو اپلوڈورس نے ایک عمدہ پوشاک اُسکی نذر کی تاکہ وہ اُس کو پہنکر اُسی میں جان بحق ہو تو اُس نے جواب دیا کہ "میرا اپنا لباس میری زندگی کے لئے تو بہت عمدہ رہا مگر اُسمیں مرنے کے لئے وہ اچھا کیوں نہیں ہے؟"

ڈایوگنیس نے اپنی کتاب میں اُس کے کئی ایک مقولے بھی درج کئے ہیں جنکا یہاں رقم کر دینا فائدے سے خالی نہ ہوگا۔ ایک دفعہ کسی نے اُس سے پوچھا کہ جوان کی کیا خوبی ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ "ہر بات میں افراط سے احتراز کرنا"۔ کسی شخص نے اُس سے صلاح پوچھی کہ میں بیاہ کروں یا نہ کروں؟ اُس نے جواب دیا "جو کچھ کہ تم کرتے ہو اُس سے پچھتاؤ گے"۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ "میں اُن کے پاس پھرا کرتا ہوں جو پتھر کے بت تراشتے ہیں۔ اور جب میں دیکھتا تھا کہ وہ پتھر کو آدمی کی شکل بنانے میں کیسی ہوشیاری اور احتیاط برتتے ہیں مگر وہ اپنی ہی بابت کیسے بیفکر ہیں کہ وہ اس بات کی کچھ پروا نہیں کرتے کہ ہم پتھر کی مانند بنتے چلے جا رہے ہیں"۔ وہ جوانوں کو ہمیشہ ترغیب دیا کرتا تھا کہ شیشے میں اپنا چہرہ ہمیشہ دیکھتے رہا کرو کہ اگر تم خوبصورت ہو تو تمکو اپنی خوبصورتی کے لائق بننا چاہئے اور اگر تم بدشکل ہو تو اپنی بدصورتی کو اپنے کمالات سے چھپانا چاہئے۔ جب ایسخینس نے اسکو کہا کہ "میں غریب آدمی ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میں اپنا آپ تجھے دیتا ہوں" تو سقراط نے جواب دیا کہ "کیا تو یہ نہیں جانتا کہ تو مجھے وہ شے دیتا ہے جو نہایت قیمتی ہے؟" کسی شخص نے اُس سے کہا "اتھینیوں نے تجھ پر موت کا فتویٰ دے دیا ہے" سقراط نے اُس کے جواب میں کہا "اور قدرت نے اُنپر فتویٰ دیدیا ہے"۔ کسی شخص نے اُس سے کہا کہ "فلاں شخص تجھے گالی دیتا ہے" تو اُس نے جواب میں کہا "یقین جانو کہ اُس نے اچھی بات کرنی سیکھی ہی نہیں ہے"۔ جب کسی شخص نے اُس سے کہا کہ "کیا وہ شخص تجھے گالی نہیں دیتا ہے؟" تو اُس نے جواب دیا کہ "نہیں۔ کیونکہ وہ اسکو مجھ پر استعمال نہیں کرتا"۔

"سُقراط کی تعلیمات اور طرزِ تعلیم"

یہانتک ہم نے سقراط کی سوانح عمری اور فضائل کا بیان ہدیہ ناظرین کیا ہے جس سے اُسکی طبعی اور اخلاقی زندگی کا موازنہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر اب ہم اُسکی خاص خاص تعلیمات اور طرز تعلیم کا ذکر کرینگے اور اُسکی فلاسفی اور مذہب پر ایک سرسری نظر ڈالینگے۔

روشن ہو کہ سُقراط نے اپنے پیچھے کوئی تصنیف نہیں چھوڑی اور نہ ہی کبھی اُسکی توجہ اسطرف مائل ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہی زمانے کے لوگوں کی اصلاح و افلاح میں اور اپنے ہی اندر سوچنے اور فکر کرنے میں ایسا محو اور مستغرق ہو گیا کہ آئندہ نسلوں کا اُسکو خیال تک بھی نہیں آیا۔ مگر جہانتک ہمکو اُسکی علمی اور مذہبی باتوں کی بابت مستند بیانات ملتے ہیں وہ صرف اُس کے دو شاگردوں زینوفن اور افلاطون ہی کی تصنیفات ہیں اور اگرچہ بعد کے زمانہ کے مصنفوں میں سے افلاطون کا شاگرد ارسطاطالیس ایک نہایت ہی معتبر اور مستند مصنف ہے مگر اُسمیں کوئی ایسی بات پائی نہیں جاتی جو دو متذکرہ بالا مصنفوں کی تصنیفات میں نہ ہو۔ لہٰذا ہم اس سے قطع نظر کر کے انہیں دو معتبروں کو اس بیان کا منبع اور مخرج قرار دینگے۔ لیکن ساتھ ہی اِس کے اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ سقراط کی بابت اور خصوصاً اُسکی تعلیمات کی بابت اُن دونوں میں بھی ایک بڑا بھاری فرق نظر آتا ہے۔ زینوفن اسکو ایک مذہبی اور عملی اور انسانی ہمدرد کی حیثیت میں پیش کرتا ہے۔ مگر افلاطون اسکو فلاسفر اور فن مکالمہ میں ماہر شخص کی تصویر میں نمودار کرتا ہے۔ اول الذکر اُسکو ایک عملی آدمی ظاہر کرتا ہے اور مؤخر الذکر عقلی آدمی۔ افلاطون اپنے خیالات کو اپنے اُستاد کے منہ سے بلا کسی نتیجہ کلام کے ظاہر کرتا ہے یعنی اس کی گفتگو کا ایسا بیان کرتا ہے کہ نتیجہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ مگر زینوفن بلا کم و کاست اُسکی تقریر کے حقیقی معنی پیش کر دیتا ہے۔ افلاطون کے مکالموں میں اُس کے اپنے طبعزاد تصورات اور تعلیمات اور طرز تحریر کا رنگ چڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کا سمجھنا عموماً دشوار ہے مگر زینوفن کا بیان بہت سادہ اور زود فہم ہے۔ اِن دونوں میں وہی تعلق نظر آتا ہے جو خداوند مسیح کی سوانح عمری کی بابت مرقس اور یوحنا کی انجیل میں ہے۔ دونوں میں یہہ فرق شاید اِس لئے نظر آتا ہے کہ زینوفن تو ایک جنگی سپاہی اور ملک کے ایسے جانثاروں میں سے ایک تھا جنکو علم ادب کا بھی مذاق تھا مگر افلاطون ایک فلاسفر اور اپنی یونیورسٹی کا لیکچرار اور ڈاکٹر تھا۔ مگر پھر بھی اُنمیں اختلاف تو نظر نہیں آتا کیونکہ زینوفن اور افلاطون دونوں تمام بڑی بڑی تواریخی باتوں میں مطابق اور یکساں ہیں مگرچہ تعلیمی موخ کی حیثیت سے مستغرق ہیں۔ یہاں پر ہم علی الخصوص زینوفن کو اپنا

خاص مرجع بناوینگے اور جہانتک انلاطوں اس سے موافقت رکھتا ہوا نظر آویگا اُس کو بھی ستائیش کرینگے ؛

مُراسلات

نمبر (۱۰)

(۲) خاندانی عبادتگاہ کو قائم کرنے کے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ مسیحی کلیسیاؤں اور خاندانوں میں اسکا دستور برابر رہا ہے ؛

بہت سی کلیسیاؤں نے جو بائیبل کے مطابق ہیں اپنے ایمانی عقائید یا اقرار نامے میں ایک عقیدہ یا وعدہ درج کیا ہے کہ سر خاندان خاندانی عبادت کا فرض ادا کریں یہہ خاندانی عبادت کل مسیحی خاندانوں میں عموماً رایج ہے بہت سے اسمیں بھی اسی طرح غفلت کرتے ہیں جس طرح سے وہ خلوتی دعاؤں میں کرتے ہیں لیکن اگر تم مسیحی کلیسیا کے دیندار سرگرم روحانی خاندان پر نگاہ کرو تو تم وہاں پر خاندانی عبادت کا دستور عموماً پاؤگے جب تم کسی مسیحی خاندان میں جاتے ہو تو تمہیں امید ہوتی ہے کہ وہاں پر ایک خاندانی عبادتگاہ پاؤگے لیکن جبکہ تم اسے وہاں نہیں دیکھتے تو بالکل ناامید ہوجاتے ہو ؛

دلیل یہہ ہے کہ کوئی فرض جو عموماً مسیحی کلیسیاؤں میں مانا اور مسیحیوں سے ادا کیا جاتا ہے خصوصاً ان سے جو ایماندار خدا پرست روحانی طبیعت والے اور مسیحی خدمت میں کامیاب رہے ہیں۔ تو وہ دل کے اوپر اچھا اثر پیدا کرتا ہے۔ یہی حال خانگی عبادت کا ہے گر ہم ان باتوں میں ہر زمانے کے نیک مسیحیوں کے نمونے کو اختیار کریں۔ تو ہم محفوظ رہینگے خصوصاً اسوقت جبکہ وہ نیک نمونہ صاف طور پر خدا کے کلام کے مطابق ہو ؛

(۳) خاندان میں یگانگت ہونی چاہئے۔ اور بطور خاندان کے اس کے لئے شکرگذاری افلاس تکلیفوں اور آزمایشوں کے بہت سے وجوہات ہیں؛ جس طرح سے کہ ہر ایک شخص ہر ایک کلیسیا اور ہر ایک جماعت اپنی خاص خاص ضروریات کو خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ضرور ہے کہ ہر ایک خاندان خدا کے حضور میں روزمرہ حاضر ہو کر اسکی ستایش کرے اور اُس کا نام لے ؛

خوراک اور پوشاک اور پناہ ہمکو ملتی ہے ہمارے مریض تندرستی حاصل کرتے ہیں جانیں بہت خطروں سے محفوظ رہتی ہیں۔ بچے پیدا ہوتے ہیں اور اس سے بڑھکر وہ از سر نو پیدا ہوتے ہیں یہہ سب کے سب شکرگذاری کے اسباب ہیں۔ پھر تکلیفیں آتی ہیں کسی کو گھر چھوڑکر دور ملک میں جانا پڑتا ہے جہاں پر اس کے لئے خطروں اور آزمایشوں میں پڑجانے کا احتمال ہے۔ شاید قحط کی لاغر صورت کھڑکی سے اندر تکتی ہے۔ اور چھوٹے بچے بھوک کے مارے روٹی کیلئے چلاتے ہیں۔ کام نہیں ملسکتا ہے قرض کرلیا جاتا اور اُس کے ادا کرنیکا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہمارے عزیز بیماری کے بستر پر پڑے ہیں موت داخل ہوتی ہے اور ہمارے پیاروں کو اپنے ساتھ لیجاتی ہے۔ اگر دعا کا کوئی اثر ہے تو ان باتوں کو دیکھکر خاندان کو چاہئے۔ کہ ایک خاندانی عبادتگاہ قائم کرے جس کے چوگرد سب کے سب ملکر خدا کا نام لے سکیں خاندان کا ہر ایک شریک اپنے اپنے کمروں میں دعا مانگ سکتا ہے لیکن اس سے پوری پوری ضروریات رفع نہیں ہوسکتی ہیں ؛

سنہ ۱۸۵۴ء کے موسم سرما میں ایک روز کل خاندان جسمیں ماں باپ اور سات بچے تھے ایک جگہ پر اکٹھا تھا اس روز سب سے بڑی لڑکی مدرسے کو جانے کے لئے روانہ ہوئی پھر اس کے بعد اور بچے بھی ایک ایک کرکے چلے گئے۔ وہ گئے اور آئے اور آئے اور گئے آخرکار وہ سب کے سب چلے گئے۔ اور مختلف ملکوں میں پھیل گئے ان میں سے بعض نے شادی کرلی۔ اور اپنے اپنے خاندان کے ہوگئے۔ انیس۱۹ برس کے بعد سنہ ۱۸۷۳ء میں مئی مہینے کی ایک خوشنما صبح کو وہ سب اپنے پرانے گھر میں پھر اکٹھے ہوئے ان برسوں میں انہوں نے ہزاروں میل کا سفر کیا تھا۔ اُن میں بعض بہت سخت بیمار پڑے اور قریب المرگ ہوگئے تھے ایک لڑائی میں سخت زخمی ہوگیا تھا اوروں کے اوپر بھی سخت تکلیفیں آئی تھیں۔ لیکن سب کے سب بچ گئے۔ اقبالمند ہوئے اور مسیح کے پاس لائے گئے۔ پاس کے کمرے میں انکی عزیز ماں بستر مرگ پر پڑی ہوئی تھی۔ اس ملاقات کی خوشی بہت سنجیدہ تھی شکرگذاری اور متفکروں کے ساتھ انہوں نے پھر ایک مرتبہ خاندانی عبادتگاہ کے چوگرد گھٹنے ٹیکے اور اُن کے ضعیف باپ نے گذشتہ کے لئے شکرگذاری کے ساتھ خدا کی حمد و ثنا کی اور دعا کی کہ آنیوالی تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے انکی مدد کرے ؛

وہ ملاقات بغیر خاندانی عبادتگاہ کے کیسی نامکمل اور خالی ہوتی ہیں ان خاندانوں پر ترس کھاتا ہوں جو ایسی حالت میں ملتے ہیں۔ مگر کوئی آواز فضل کے تخت کی طرف رہنمائی نہیں کرتی ؛

(۴) خاندانی عبادت خاندان کے شرکا کے اوپر نیک اثر ڈالتی ہے ؛

پہلے اسکی اس تاثیر پر غور کرو جو بچوں کے اوپر ہوتی ہے وہیں پر وہ پہلے پہل خدا کا نام لیتے ہوئے سنتے ہیں اور وہ تعظیم کا طریقہ جسمیں کہ وہ نام لیا جاتا ہے اُن کے دلوں پر اوایل عمری میں ہی بہت اثر ڈالتا ہے۔ اسی

جگہ پر جبکہ اُن کے ذہن آہستہ آہستہ کھلتے جاتے ہیں تو دل کے ہر ایک خیال کی بھرنے میں مذہب کی بڑی سچائی بنی جاتی ہے۔ مثلاً وہ بڑے خیالات جو انسان کی گنہگاری اور اِس نجات کی بابت ہیں جو مسیح سے ہے اِن سچائیوں کے روزمرہ دھرانے سے وہ بچوں کے دلوں پر نقش ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ پہلے اُنکو نہ سمجھ سکیں۔ لیکن رفتہ رفتہ یہہ سچائی اُنپر کھلتی جاتی ہے اور آخرش جب اُنہوں نے اُسکو سمجھ لیا ہے۔ تو اِس سچائی سے اُنکو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ اُنکو ایسی چھوٹی عمر میں سمجھائی گئی ہے کہ مشکل سے وہ زمانہ یاد رہ سکتا ہے؛

بچے آسانی سے عادت ڈال لیتے ہیں دو برس کی عمر سے بہت پیشتر وہ اپنے والدین کی بغل میں گھٹنے ٹیکنا سیکھ جائینگے اور جب اُنکی یہہ عادت پڑھ گئی ہے تو وہ کبھی اُسکو چھوڑنا نہ چاہینگے؛

ایک چھوٹی لڑکی نے جسکی ماں مرچکی تھی اور جس کے باپ نے پھر شادی کر لی تھی۔ مگر خاندانی پرستش کو از سرِنو شروع نہیں کیا تھا اپنے باپ سے پوچھا "ابا کیا خدا مر گیا؟"

اُس نے جواب دیا نہیں میری بچی تم نے یہہ سوال کیوں پوچھا؟

جب میری ماں زندہ تھی تو آپ ہر روز صبح اور شام خدا سے دعا مانگتے تھے لیکن اب نہیں مانگتے میں نے خیال کیا کہ خدا بھی مر گیا؛

اِن چھوٹے بچوں کے سادہ سوالوں نے جنہوں نے دوسرے خاندانوں میں دعائیں مانگتے سُنا ہے جو یہہ جاننا چاہتے ہیں کہ باپ بھی دعا کیوں نہیں مانگتے بہت سے والدین کو ملامت حاصل ہوئی ہے اور انہیں سے بعض بہتر زندگی کو شروع کرنیکی طرف لائے گئے ہیں۔ اگر ایک دعا کے مانگنے سے بچوں کے دِل پر ایسا اثر ہوتا ہے تو کتنا زیادہ اثر اُن کے دلوں پر نہ ہوگا جبکہ انہوں نے بچپن لڑکپن اور جوانی کے زمانے میں دن میں ایک یا دو مرتبہ بائیبل کو پڑھتے اور دعا مانگتے سُنا ہو؛

وہ اِس خاندانی عبادت کو اگر لائق طور پر کیجائے آئندہ برسوں میں بڑی خوشی کے ساتھ یاد کرینگے۔ اور اِسکی تاثیر اُن کے ساتھ مرنے دم تک قائم رہیگی ممکن ہے کہ وہ شریر ہو جاویں لیکن یہ تاثیر اُنکو آزمائش کی گھڑی میں سخت گناہ سے بچائیگی خانگی دعا اور اِن دعاؤں کی نیک یادگار نے جو اُنکی خاطر مانگی گئیں بہت سے مردوں اور عورتوں کے بیڑے کو جبکہ وہ بھٹک جانیکی طرف مائل تھے راہ راست کی طرف پلٹ دیا ہے؛

آزمائشیں جو ہمارے بچوں کو اُسوقت آگھیرتی ہیں جبکہ وہ باہر دنیا میں جاتے ہیں۔ اسقدر بہت اور مضبوط ہیں کہ وہ ہمکو اجازت نہیں دیتی ہیں کہ اُن ذریعوں سے غافل اور لاپرواہ رہیں جن سے وہ بچے اِن آزمائشوں کو روکنے کے لئے مضبوط ہو جاویں؛

غزل

میرا مسیحا مجھ کو بلائیگا ایک دن
میری جگہ فردوس بنائیگا ایک دن

دنیا میں عزیزوں سے چھوڑائیگا ایکدن
آگے گئے ہیں اُن سے ملائیگا ایکدن

آنسے پہلے مجھکو روح پاک دیجئو۔
قلبی صفائی میری جتائیگا ایک دن

جنکو خبر نہیں ہے قیامت کی دوستو
دیکھو پڑھو انجیل بتائیگا ایکدن

سنتے رہے کلام نہ مانا کبھی نہیں
روزِ حشر کا اُنکو ستائیگا ایک دن

مانو مسیح کو دل سے وسارے کلام کو
محشر کے روز تمکو ہنسائیگا ایکدن

چھوڑو جہاں کو چلو تم پاس مسیح کے
جنت میں وصل اپنا کرائیگا ایکدن

ہر دے میں یاد شاد ہے عیسیٰ جہانکی
محشر میں نام عیسیٰ بچائیگا ایکدن

راقم
جے۔ ایل شاد

ایک مذہبی ٹھیک فیصلہ

شاید تم بیوپار نہیں کرتے اور اپنے دل میں کہتے ہو کہ ہم تو ہاتھوں کی کمائی کرکے گذارہ کرتے نہ کم تولا اور نہ زیادہ لیا ہے۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ کسی نے اگر تم کو مزدوری پر ایک دن کے لئے رکھا اور تم مالک کو غیر حاضر پاکر اُسکی مرضی کے خلاف ۲ گھنٹے حقہ پینے وغیرہ میں خرچ کر بیٹھے تو کیا یہہ وقت کی چوری نہ ہوئی اور مثل مشہور ہے کہ سب کا چور سب کوئی ہے جیسے موچی جوتے میں چیتھڑے بھر دیتا ہے اور خالص چمڑے کی بتاکر فروخت کرتا ہے کیا ایسے ہی بازاروں میں تمام خرید و فروخت کی اشیا کے ساتھ لوگ دغابازی نہیں کر رہے بلکہ اِس سے زیادہ یہہ نیلونی ہے کہ جب کسی کی دغابازی ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ بغیر جھوٹھ کے کوئی کام ہی نہیں چلتا یعنے کہ وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے۔ واضع رہے کہ وہ تعلیم یافتہ اشخاص جو ہندو ہوں خواہ غیر جنہیں مذہب اور دین دھرم سے کچھ واسطہ ہی نہیں یا بابو لوگوں کے آب ایسے فرقے زمانہ حال میں بنگئے یا بنتے جاتے ہیں تاکہ اپنے کسی خاص مقصد کو دھرم کی آڑ میں پورا کریں ویسے اُنکا مقصد خدا پرستی اور نیکی پھیلانے کا نہیں اور نہ رفاہ عام کا کچھ خیال ہے اور اگر کچھ ہے تو وہ اُن کے اپنے ذاتی خیالات

نہیں اور نہ انکے دعوے گو وہ مذہب کے۔ بلکہ دیگر ملک یعنے اہل مغرب کا چرایا ہوا ذخیرہ ہے جو انہیں نئی تعلیم کی روشنی سے ہاتھ لگا ہے تاکہ اُسے اپنا کر لیویں اور اُس سرچشمہ کی جہاں سے انہوں نے کچھ حاصل کیا ہے ہرطرح مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ راقم کی رائے میں ایسے اشخاص قوم اور ملک۔ خدا کے اور نیکی کے دشمن ہیں وہ سارے آدمیوں کے مخالف ہیں۔ کیونکہ اُن کے فرضی مذہب میں کوئی خوبی نہیں اور اگر ہوتی تو وہ ظاہر کرتے تاکہ انسان اُسی خوبی اور نیکی کے گرویدہ ہو کر خود بخود اُن کے پیرو ہو جاتے اس لئے کہ کوئی خوبی ہے نہیں انہوں نے یہہ حکمت عملی ٹھان رکھی ہے کہ اصل نیکی کے سرچشمہ کو جہاں سے خود انہوں نے کچھ پایا ہے روک تھام کر اُس کا نام ونشان مٹا دیویں (جو کہ ناممکن اور محال ہے) اور اُسکی جگہ جو خوبیاں وہاں سے حاصل کی ہیں اپنے اور اپنے دھرم کے نام سے پھیلا دیں۔ پس ایسے اشخاص جنکا یہہ مقصد ہو کسی دین اور دھرم میں شمار نہیں وہ اپنے مقاصد اور اغراض کی ایک سوسائٹی ہے لہذا اُن کے صرف ایک ہی گناہ کا ذکر کرنا کافی ہے کہ وہ نیکی کے دشمن اور سارے لوگوں یا بنی نوع انسان کے بدخواہ ہیں کیونکہ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بیدینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں"۔ نیز دیگر اشخاص جو رفاہ عام کی خدمت پر مامور ہیں لیکن اُن میں سے بعض مثلاً جو خیراتی اسپتالوں کا کام کرتے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ غریب اور مریض بنی آدم کو فائدہ پہنچادیں جس مقصد سے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے خیراتی اسپتالیں مقرر کی ہیں وہ تنگدست مفلس مریضوں کو ستاتے ہیں اور سوا اُس کے بعض ہیں جو دفاتر اور کچہریوں میں تعینات ہیں انکا نہایت بے رحمی اور بے انصافی کے ساتھ رشوت کا بازار گرم ہے۔ ہم مسیحی لوگ جب عبادت الہٰی کے واسطے گرجا میں اکٹھے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے خادم الدین صاحب یہہ نصیحت کرتا ہے کہ اے پیارے بھائیو کتاب مقدس کتنے ہی مقاموں میں ہمیں اُبھارتی ہے کہ اپنے اپنے طرح طرح کے گناہوں اور بدیوں کا اقرار کریں اور اُن کی نسبت قادر مطلق خدا کے حضور جو ہمارا آسمانی باپ ہے بھاگ نہ کریں اور نہ انپر پردہ ڈالیں۔ بلکہ غریب عاجز اور تائب اور تابعدار دل سے اُن کا اقرار کریں وغیرہ۔ اور جب وقت نصیحت ختم ہو چکتی ہے تو سب کے سب سرنگوں ہو کر گھٹنے ٹیکتے ہیں اور اپنے گناہوں کا عام اقرار اسطرح کرتے ہیں کہ اے قادر مطلق اور کمال رحیم باپ ہمنے خطا کی ہے اور کھوئی ہوئی بھیڑوں کی مانند تیری راہوں سے بھٹک گئے ہیں۔ ہم نے اپنے اپنے دل کے منصوبوں اور خواہشوں کی زیادہ پیروی کی ہے۔ ہم تیرے پاک حکموں کے خلاف چلے ہیں جو ہمکو کرنا لازم تھا وہ ہمنے نہیں کیا اور جو کرنا روا نہ تھا وہ ہمنے کیا ہے اور ہم میں کچھ صحت نہیں۔ لیکن اے خداوند تو ہم عاجز قصورواروں پر رحم کر اے خدا جو اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں تو انہیں چھوڑ دے جو توبہ کرتے ہیں انہیں بحال کر اُن وعدوں کے بموجب جو تونے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی معرفت بنی آدم سے کئے ہیں اور اے کمال رحیم باپ اُس کی خاطر یہہ بخش کہ آگے کو ہم خداپرستی راستبازی اور پرہیزگاری سے زندگی بسر کریں تاکہ تیرے پاک نام کا جلال ظاہر ہو آمین ؛

اے ناظرین اب آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ہم تم کیا ہندو کیا محمدی اور کیا مسیحی سب نے گناہ کئے ہیں اور خدا کی پاک درگاہ میں ہمیں اپنے اپنے گناہوں کا اعتراف اور اقرار کرنا لازم آتا ہے۔ سوچو کہ اگر ہندو لوگ اپنے آپکو گنہگار نہ جانتے تو کیوں۔ دان۔ پُن اور گنگا اشنان وغیرہ آباؤ اپنے پاپوں کے کمان ہونے کی غرض سے کرتے اور مسلمان حج زکواۃ اور صوم وصلواۃ اپنے دینی فرائض کے علاوہ سنت واجبات اور دیگر طرح طرح کی ریاضتیں ادپر گوارا کرتے۔ اور مسیحیوں کو اپنے گناہوں کا اقرار لازم آتا اور توبہ کرنی پڑتی۔ اور پھر تامل سے غور کرو کہ ہماری سرکار دولتمدار کو کیوں پولیس کی فوج رکھنی پڑتی اور فوجداری کے مقدمات کے بڑے بڑے اہتمام اور انتظام کرنے پڑتے۔ اور جیل خانے۔ بیڑیاں اور ہتکڑیاں کہاں ہوتیں ! ؛

راقم میر عالم از ڈیرہ اسمٰعیل خان

طرفہ القرآن

عوام النّاس اکثر اِس امر سے بخوبی آشنا ہونگے کہ محمدی صاحبان بروقت مباحثہ تثلیث مسیحیوں پر یہہ اتہام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسیحی لوگ کثرت خدا کے قائل ہیں اور ایسا ماننا کفر ہے لیکن اپنی بابت یہہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہم محض ایک واحدہ لاشریک کے پیرو ہیں اِس لئے ہم اس تہمت سے بری ہیں مگر میری دانست میں محمدیوں کو مسیحیوں پر ایسا الزام لگانا قرآنی تعلیم کا نتیجہ ہے کیونکہ عیسائی کثرت خدا کے قائل نہیں بلکہ ہمارا تو یہہ عقیدہ ہے کہ تثلیث با توحید ہے جسکو فہم وادراک میں لانے کے لئے محمدی صاحبان کا دماغ مطلق بند ہے ہاں یہہ تو سچ ہے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے جماعت خدا کے قایل تو حضرات خود ہیں اور دوسروں کو کہتے ہیں۔ ایسے اشخاص کی نسبت شیخ سعدی صاحب گلستان میں ایک شعر درج کرتے ہیں جو عین انکی تعصب کی عینک کو ظاہر کرتا ہے آپ فرماتے ہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپر چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

ہاں صاحبان نے تو جماعت خدا کی عینک لگائی ہوئی

ہے اس لئے ہر جگہ کثرت ہی کثرت نظر آتی ہے چاہئے تھا کہ پہلے قرآن کے درختوں کو کھو لکہ مغربیوں اور مشرقیوں کے خداؤں کا درشن کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے محمدی صاحبان قرآن کی تعلیم سے بالکل واقف نہیں ہیں اگر واقف ہوتے تو انکا یہہ لفظ کہنا بجا نہیں تھا کہ ہم واحدہ لاشریک کے پیرو ہیں کیونکہ قرآن تو خداؤں کی بھیڑوں سے ابتدا سے انتہا تک بھرا پڑا ہے لہذا انکی نسبت آیات مندرجہ ذیل ہیں۔ فَلَا اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اِنَّا لَقَادِرُوْنَ۔ قسم کھاتا ہوں میں ساتھ پروردگار مشرقوں اور مغربوں کے تحقیق ہم قادر ہیں دیکھو سورۃ المعارج ؛

دوم - وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ - لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ دیکھو سورۃ البلد۔ قسم ہے جنانے والے کی اور جسکو جنا البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بیچ محنت کے ؛

سوئم - وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا - وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا - وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا اس صورت کے شروع سے اللہ میاں نے قسموں کا سلسلہ جاری کیا ہے اور آسمان کی قسم یوں کھاتے ہیں اور قسم ہے آسمان کی اور اُس ذات کی کہ پیدا کیا اسکو۔ اور قسم ہے زمین کی اور جس نے بچھایا اُسکو۔ دیکھو سورۃ الشمس ؛

چہارم - وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى - وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى سورۃ الیل۔ قسم ہے دن کی جب روشنی ہو۔ اور اُسکی جس نے پیدا کیا مرد کو اور عورت کو ؛

ان تمام مذکورہ بالا دلایل سے بخوبی ثابت ہے کہ قرآن میں جماعت خدا کی تعلیم ہے کہ جس کے ذریعہ سے قرآن کا کلام ربانی ہونا سراسر باطل ہے اور محمدیوں کا یہہ دعوی کہ ہم واحدہ لاشریک کے ماننے والے ہیں بالکل بے بنیاد ہے علاوہ اس کے محمدیوں کا عیسائیوں پر تہمت لگانا اور خود اس غلطی میں مبتلا ہونے کا باعث ہے لہذا کسی صورت سے محمدی صاحبان از روئے قرآن خدا کو واحد ثابت نہیں کر سکتے اور اگر کسی صاحب کو ایسا کرنے کی جرأت ہو تو وہ بذریعہ مراسلت اِس امر کا فیصلہ کرا سکتا ہے کہ آیا بموجب تعلیم قرآنی کے خدا وحدہ لاشریک ہے یا نہیں ؛ فقط

الراقم

پنڈت کانشی ناتھ از دھرم کوٹ

قُرب قیامت

انجیل مقدس میں بخوبی واضح طور سے آثار قیامت کا ذکر بہت مقامات میں پایا جاتا ہے اور جتنے آثار و نشان بتائے گئے ہیں وہ سب پورے ہوتے جاتے ہیں جنمیں سے خاص خاص یہہ ہیں۔ بیدینی کا بڑھ جانا دیکھئے کہ یہہ نشان کیسا صاف اور صریح ہے اور کس قدر یہہ گناہ درجہ حد سے گذر گیا ہے۔ کال پر کال کا پڑنا یہہ بھی ہوتا رہتا ہے وبا کا پھیلنا اور مری کا پڑنا یہہ بھی پورا ہو رہا ہے۔ جگہ بہ جگہ بھونچال کا ہونا یہہ بھی ہو رہا ہے۔ جھوٹے مسیح اور نبیوں کا برپا ہونا یہہ بھی وقوع میں آ رہا ہے محبت کا کم ہونا یہہ بخوبی پورا ہو رہا ہے۔ سفر کا آسان ہونا یہہ بھی جہازوں اور ریلوں کے ذریعہ سے کیسا پورا ہو رہا ہے۔ دانش کا افزود ہونا یہہ بخوبی پورا ہو رہا ہے۔ اسکولوں اور کالجوں کے وسیلے سے علم کی روشنی خوب پھیل گئی ہے۔ غرضیکہ انجیل اور بائیبل میں جو جو آثار قیامت کے بتائے گئے ہیں وہ آجکل پورے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں تو پھر شک اور شبہ کی کونسی جگہ ہے ضرور مسیح کا آنا نزدیک ہے اور جس حال میں کہ قول مسیح کے مطابق یہہ تمام باتیں پوری ہو چکی ہیں تو پھر کیا اُس کا نازل ہونا وقوع میں نہ آئیگا ضرور وہ آنے والا ہے اور اُس کا مسند بچھایا جاویگا اور وہ تخت عدالت پر رونق افروز ہوگا اور تمام دنیا کا انصاف کریگا۔ مخالف چاہیں ان باتوں کو باور کریں یا نہ کریں پر صاف صاف لکھا ہے کہ جب خداوند یسوع مسیح آویگا تب وہ شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ فرشتوں کی بارونق فوجوں کے ساتھ نازل ہوگا اور تمام دنیا کے لوگ اسکو دیکھینگے اور تب منکران مسیح اِس جاہ جلال کو دیکھکر نادم اور شرمندہ ہوں گے اور وہ تمام دنیا کے آخری فیصلہ دیگا اور انجیل مقدس کے مطابق انصاف کریگا افسوس کہ مسیح کی آمد کو لوگ نہیں مانتے اور آخری عدالت سے بے خبر رہتے ہیں۔ حالانکہ کم وبیش ہر ایک مذہب والا مان رہا ہے کہ یہہ موجودہ زمانہ ضرور آخری ہے اور دنیا کا خاتمہ نزدیک ہے پر خداوند مسیح کی مبارک آمد کے نہ تو منتظر ہیں اور نہ اسکی بیش قیمت نجات سے فیضیاب ہوتے ہیں ؛

اخبار ہذا مورخہ ۲۹ جون ۱۹۰۵ء ذیل کی تحریر قابل غور ہے۔

”کہ زمانہ زبان حال سے پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہہ ہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اِس مضمون پر لکھی تھی اور اِس بات پر بڑا زور دیا تھا۔ کہ اگر مسیح ۱۸۹۸ء میں نہ آجائے تو بائیبل جھوٹی جس طرح کی آمد مسیح کے عیسائی قایل ہیں اُس حساب سے تو بائیبل کئی دفعہ جھوٹی ہو چکی ہے اور آئندہ کئی دفعہ ہو چکے گی مگر سچ یہہ ہے کہ یہہ ہی دن مسیح کی آمد کے ہیں جنکے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سُنے ؛

مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے ہندو کہتے ہیں یہی کلجگ اوتار کا سمان ہے ان سب سے عجب یہہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اُٹھے ہیں کہ زمین کے خاتمے کا وقت ہے۔ ولایت کا مشہور فلسفی لارڈ کلون کہتا ہے دنیا کا اختتام ۱۳۲۴ سال کے

بعد ہو جائیگا جبکہ زمین سے کل اکسیجن خرچ ہو جائیگا اور انساں دم گھٹکر فوت ہو جاوینگے اِن کے حساب میں ۲۸ من لکڑی جلنے سے ۴۴ من اکسیجن نکلتا ہی اور زمین مین جس قدر اکسیجن ہے وہ ۴۳۲۲ اسال میں خرچ ہوجاویگا اور کل ہوا کاربانک ایسڈ گیس سے بھر جائیگی۔ امریکہ کے نیکولا ٹیلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اِس وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا ہے جس کے پھوٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہو جاویگی۔ فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بھیلا نامی ایک مشہور ستارہ جب زمین پر گریگا تو اُس کے ٹکرانے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جاویگی جسطرح دو ریل گاڑیاں فی گھنٹہ ۷۰ میل چلیں اور آپس میں ٹکر کھائیں وہی حالت زمین کی بھیلا سے ٹکرانے کی ہوگی۔

"ملک سپین کے نامی فلاسفر اگہاٹ کا قول ہے کہ ۷۵ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جنکے زور سے زمین اپنی جگہ سے کھسک جائیگی جو بخارات میں وہ بالکل نابود ہوں گے ۲۰۰ سال میں دنیا کی آبادی دگنی ہوگی ہے اس طرح اگر آئندہ ۲۰۰ سال میں آبادی دگنی ہو جائیگی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور بیماریاں بڑھینگی۔

ہگر بنڈا لمینڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ بہت پڑتا ہے اِس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دہاتیں باہر آپڑینگی اور زمین تباہ ہو جاویگی۔

"ڈلسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیریگا اور مخلوقات فناہ ہو جاویگی"۔

جھوٹھے مسیح تو البتہ آچکے پر حقیقی مسیح دروازے پر ہے اور ہر ایک آنکھ اُسکو دیکھیگی۔

راقم ۔ جے ۔ ایس

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں تسلیم

امید ہی کہ اب اِن چند سطور کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں دیکر بندہ کو مشکور فرماوینگے۔ پرچہ انوار اسلام بکم اگست ۱۹۰۵ء کا میری نظر سے گذرا۔ اس کے دیکھنے سے خواہش ہوئی کہ بندہ کچھ تھوڑا سا آپکے ناظرین کے واسطے لکھے اس میں ایک مضمون پاک تثلیث کی بابت شائع ہوا ہے۔ جسکی عبارت سے یہہ ظاہر ہوا۔ کہ لکھنے والے کی لیاقت اور واقفیت پاک کتاب سے کہانتک ہے۔ اگر انکو اُسکی بابت کسی قدر سمجھنا ہے تو جس قدر کوشش انہوں نے آیات کے چننے میں ظاہر کی ہے جو صرف ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انسانیت کا بیان کرتی ہیں ویسی ہی کوشش وہ ان آیات کے تلاش کرنے میں کریں۔ جو کہ ہمارے خداوند مسیح کی الوہیت کی شہادت دیتی ہیں تو امید ہے کہ انکی لیاقت کچھ زیادہ ہو جاویگی۔ اور اس طرح تو اپنے گھر میں بیٹھکر سب مالک ہیں کہ جو چاہیں سو لکھیں۔ لیکن کسیکو پرواہ نہیں۔ صرف اتنی ہی گذارش ہے کہ ایسا ہو جیسے حق رک نہیں سکتا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہہ بات آپ کی سمجھ میں کیونکر آسکتی ہے کیونکہ آپکے نبی یعنی محمد صاحب جنکی بابت آپلوگوں کا خیال ہے کہ وہ خدا سے شب معراج میں روبرو ہوئے اور خوب بات چیت ہوئی انکی بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہہ کیا بات ہے تو آپکی سمجھ میں کیونکر آسکتا ہے۔

اُس نے دنیا کے تہائی حصے کو تو لیلیا ہے۔ اور جو ایک حصہ باقی ہے اُسکو بھی کب چھوڑنے والا ہی اگر آپکی چاہے ایسی خوش نصیبی نہ ہو لیکن آپلوگوں کی اولاد ایک دن محمد صاحب کا کلمہ پڑہنا بھول جائیگی اور اپنے بزرگوں پر افسوس کریگی۔

اور انہوں نے کچھ شیطان کی بابت بھی لکھا ہے اور ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ پیدایش ۳ باب ۱۵ آیت کہ یہہ آیت خداوند مسیح کی بابت نہیں ہے۔ لیکن وہ دنیا پرورش کرنا بھول گئے کہ پھر یہہ کسکی بابت ہے۔ یا تو خدا کا کلام پورا نہیں ہوا یا کتاب غلط ہے۔ یہاں ہی اگر وہ جاننا چاہتے ہیں کہ شیطان کا سر کس طرح کچلا گیا۔ تو بغیر تعصب اور ادب کے ساتھ مسیح کی زندگی اور تعلیم پر غور کریں یہہ تو مسیحی صرف اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ کس طور سے یہہ وعدہ پورا ہوا۔ اور شیطان سے وہ بچ سکتے ہیں۔ بیشک ہمارے محمدی بھائیوں کی بڑی خرابی ہے۔ کیونکہ بقول اُن کے شیطان تو انکو ماں کے پیٹ ہی سے پکڑ لیتا ہے۔

اسی پرچہ میں ایک عبداللہ نو مسلم کی دلچسپ سرگذشت درج ہے۔ اُن سے بندہ کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ جب وہ گرجے کے احاطہ میں تشریف لایا کرتے تھے۔ جو حادثے انکو ہندو زندگی میں گذرے اُن سے مجھکو کچھ غرض نہیں۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ آپ اپنے عزیزوں پر ہنستے کہ وہ بیجان اور مردہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن یہہ تو فرمایئے کہ جب آپ تعزیہ داری میں شریک ہوں گے جو کہ کچھی اور کا غذ ہے اور جب مردوں پر چھاتی پیٹو گے یا حسین یا پیر اور سیدوں کے درگاہوں پر تاشے اور ریوڑیاں کھاؤ گے یا کسی خیراتی جہاز میں بیٹھکر حج کرنیکو جاؤ گے کہ کعبہ کے کالے پتھر کو چوموں اور مدینہ کے حجرہ میں زمین چاٹو گے تب آپ میں اور آپ کے ہندو بھائیوں میں کیا فرق ہوگا۔ اور اسوقت کسکی باری ہنسنے کی ہوگی فقط

الراقم

فضل مسیح ۔ ایس ۔ پی ۔ جی مشن کانپور

شملہ کے گردنواح کی پہاڑیوں پر بہت سی برف پڑگئی ہے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے بڑا ہسپتال برلن واقعہ جرمنی میں ہوگا۔ اُس کا نام ایک مشہور و معروف طبیب روڈالف درکو کے نام سے نامزد ہوگا۔ اور اسمیں ۲ ہزار مریضان کی گنجائش ہوگی۔ اس کے ملازموں کے شاف کی تعداد ۱۶۵۰ طبا۔ نرسوں۔ اور دیگر ملازمان کی ہوگی۔ اس ہسپتال کے متعلق دوائی سازی اور جراحی اور رونجن رئیز کے استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے ہونگے۔ اس ہسپتال کی عظمت لندن کے ہسپتال کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوسکتی ہے جسمیں ۸۰۰ مریضان کی گنجائش ہے؛

یورپ کے ممالک میں سے صرف ہالنڈ ہی ہے جہان کافی پر محصول نہیں لگتا؛

کیٹو (واقعہ جنوبی امریکہ) ہی دنیا بھر میں ایسا شہر ہے جو خط استوا پر واقعہ ہے اور جہان پر تمام سال ۶ بجے آفتاب طلوع و غروب ہوتا ہے۔

تمام یورپ میں صرف رومانیہ ہی بے علم ملک ہے گذشتہ مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب ۶۰ لاکھ کی آبادی میں سے قریب ۴۸ لاکھ آدمی ایسے ہیں جو لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ اور دس لاکھ سے کچھ زیادہ آدمی ہیں جو کسی قدر تعلیم یافتہ ہیں۔

انگریز آدمیون کے قد کا اندازہ۔ حال میں جو نقشہ شایع ہوا ہے اسمیں ۱۰ ہزار انگریزی لڑکوں کے قد کا اندازہ یوں کیا گیا ہے کہ ۱۷ برس کی عمر میں اس کا قد اوسطاً ۵ فیٹ اور ۱۸ انچہ ہوگیا۔ ۲۲ برس کی عمر میں ۵ فیٹ ۹ انچہ۔ ۱۷ برس کی عمر میں انکا وزن ۱۰ اسٹن اور ۲ پونڈ اور ۲۳ سال کی عمر میں ۱۰ اسٹن اور ۱۲ پونڈ ہوا۔ برطانوی قوم کی مثل قد اور وزن میں کوئی قوم سُرعت کے ساتھ ترقی نہیں کرتی۔ پچاس برس میں کل قوم کا اوسط قد ۵ فیٹ ۷ ½ انچہ سے ۵ فیٹ ۸ ½ انچہ ہوا۔ برطانوی اعلیٰ خاندان کے لوگوں کا اوسط قد تیس برس کی عمر میں ۵ فیٹ ۱۸ انچہ۔ کارخانے میں کام کرنے والوں کا قد ۵ فیٹ ۷ ⅗ انچہ تھا۔ جرائم پیشہ والوں کا وزن اوسطاً کم ہوتا ہے کیونکہ اُنکا قد ۵ فیٹ ۵ ⅘ انچہ کا ہوتا ہے؛

فرانس کے ایک موجد مسمی ایم۔ ڈیسا وُڈ نے یہہ ثابت کر دیا ہے کہ آواز کی لہرین بیشمار تعداد میں منتشر ہوسکتی ہیں۔ اُس نے ایک نہایت عمدہ اور سادہ آلہ ایجاد کیا ہے جو فونوگراف سے کچھ بڑا نہیں ہے۔ اِس کے ذریعہ سے پھس پھسانے کی آواز ایک بڑے بلند نعرہ میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اگرچہ ایک الماس سے پیشتر میگرو فونس موجود ہے جس سے یہہ نظارہ ظہور میں آسکتا ہے۔ مگر مسٹر ڈیسا وُڈ کا آلہ بہت سادہ ہے اور اسمیں برقی طاقت کا ذرہ بھی دخل نہیں ہے۔ فی الحال یہہ آلہ زیر تجربہ ہے۔ موجد صاحب موصوف امید کرتے ہیں کہ میں اِس کو ایسا ترقی دونگا کہ تھمسل کے چلنے یا اس کے بدن کی رگڑ کی آواز بخوبی سنائی دیگی؛

عظیم الشان بت۔ کماکورا سے دو میل اور یوکوہار (واقعہ جاپان) سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک سمندر کے کنارہ پر ایک نہایت ہی عظیم الجثہ بت نصب ہے یہہ بت دنیا کے تمام بتوں میں سب سے بڑا ہے ایک دیوتا کا برنجی بت ہے۔ اور شہنشاہ شومو کے زمانہ سے نصب ہے جو ۷۴۸ء میں فوت ہوگیا۔ اِس بت کی بلندی اس مصنوعی کنول کے پھول کی تہہ سے لیکر جسپر وہ رکھا ہوا ہے اُس کے سر تک ۶۸ ½ فیٹ ہے چہرے کی لمبائی ۱۶ فیٹ اور چوڑائی ۹ ½ فیٹ۔ آنکھ کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک اُس کا طول ۳ فیٹ ۹ انچہ ہے۔ مژگان ۵ ½ فیٹ اور کان ۸ ½ فیٹ ہیں سینے کا عمق ۲۰ فیٹ ہے۔ اور وسطی انگشت صین ۵ فیٹ طولانی ہے۔ اس مصنوعی کنول پھول کے پنکھڑیاں جنپر یہہ بت نصب ہے تعداد میں ۵۶ ہیں اور ان میں سے ہر ایک پنکھڑی کا طول ۱۰ فیٹ اور عرض ۶ فیٹ ہے؛

دنیا میں سب سے بڑا تعلیمی صدر مقام جرمن کی یونیورسٹیوں کی سالانہ رپورٹ جو حال ہی میں شایع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برلن کی یونیورسٹی میں دنیا بھر کی تمام تعلیمی صدر مقاموں کی حاضری طلبا سے بڑھکر حاضر ہوتی ہے۔ یہاں ۷۷۴۷ میٹریکولیٹڈ اور ۱۳۳۰ غیر میٹریکولیٹڈ طلبا ہیں۔ جرمن کی تمام ریاستوں اور یورپ کے ہر ایک ملک یعنی ناروے سے سسلی تک اور آیرلنڈ سے روس تک کے طلبا یہان پر حاضر ہوتے ہیں؛

دنیا میں سب سے بڑی کتاب تبت میں ایک کتاب ہے جسکی ۱۰۸ جلدین ہیں اور انکی ہر ایک جلد میں ایک ہزار صفحے ہیں۔ یہہ کتاب ۱۰۸۳ علیحدہ علیحدہ کتابوں میں مشتمل ہے ہر جلد کا وزن ۱۰ پونڈ ہے اور اس کے بستہ کی لمبائی ۲۶ انچہ عرض ۱۸ انچہ اور عمق ۱۶ انچہ ہے۔ اس کتاب کے لیجانے میں ایک درجن یاکس یعنی جنگی بیل درکار ہوتے ہیں۔ اسی کتاب کی ۲۲۵ جلدوں میں تفسیر ہے جو اس کتاب کے مضمون کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور بہت ہی بڑا مجموعہ مکاشفات کا بطور ضمیمہ کے اس کتاب کے ساتھ ہے؛

نقرئی پل۔ بوہیمیا میں جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو دستور ہے کہ بیاہ کی ضیافت میں دلھن کا والد اسکو ایک نقرئی پل سے عبور کرواتا ہے۔ دولہن کا خسر دلہن کو ایک میز پر سے عبور کرواتا ہے جسپر نقرئی سکوں کی دو قطاریں بنی ہوئی ہوتی ہیں دولہن اُن قطاروں پر چلتی ہے اور دولہا میز کے دوسرے سرے پر کھڑا ہوتا ہے اور جب وہ اُس کنارہ پر آجاتی ہے تو

اسکو گود میں اٹھالیتا ہے - یہہ نقرئی پل اُس دولت کا ایک نمونہ ہے جو دولہا اُس کے لئے بنانیکی امید کرتا ہے اور جسپر سے دولہن نے گذرنا ہے ؛

فرانس میں چھوٹے خاندان کو والد ہونا معیوب تصور کیا جاتا ہے اس لئے ولادت اطفال کی ترقی میں از حد کوشش کیجاتی ہے ؛

واقعات اور سائنس

پودے ذی حس ہیں - رسالہ منتخلی ریویو میں اس مسئلہ پر مسٹر کلارک نتل صاحب نے نہایت عالمانہ بحث کی ہے - آپ ابتدا میں یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ ان تعلقات کا پتہ لگانے میں جو زندہ پودوں کو زندہ حیوانات سے وابستہ کرتے ہیں اب یہہ معلوم ہوا ہے کہ سابق میں پودوں و حیوانات کے مابین جو حد فاصل قائم تھی اب باقی نہیں ہے - صرف یہہ فرق باقی رہ گیا ہے کہ قدرت کی اسکیم زندگی میں ان کی مختلف حالتیں ہیں یہہ دلیل کہ پودوں میں دراصل حس کی قوت موجود ہے پروفیسر ہیبرلینڈٹ صاحب کی تحقیقات سے اور زیادہ مستحکم بنیاد پر قائم ہوتی ہے - پروفیسر صاحب کا بیان ہے کہ اعلے قسم کے پھولدار پودوں میں آپ نے قوت حس کے کامل اجسام پائے ہیں - پودوں میں اجسام حس لگے ہوئے ہیں - مثلاً داغ کیلیں - روئیں یہہ تمام اجسام بیلوں کے سروں پر پائے جاتے ہیں - چارلس نے بعض پھول کے پودوں کو ذی حس ثابت کیا ہے - مثلاً ایک پودا جس کو سنڈیو کہتے ہیں اور جس کا خاصہ یہہ ہے کہ وہ کیڑوں کو کھاتا ہے - وہیں یا دیگر پہاڑی مقامات پر پائے جاتے ہیں - ہر ایک پتی پر زعفرانی کیلیں ہوتی ہیں اور چونکہ ہر ایک کیل کا سر گول ہوتا ہے لہذا سبز پتی ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا اسپر چھوٹی بڑی سرخ کیلیں لگی ہوئی ہیں - شاید ایک پتی پر دو سو کیلیں ہونگی - اب یہہ کیلیں حس کا آلہ ہیں - اگر اتفاق سے کوئی اُڑنے والا یا رینگنے والا کیڑا پتی پر بیٹھ جاوے یہہ کیلیں فوراً حرکت کرکے اس کیڑے کو چاروں طرف سے بند کر لیتے ہیں - کیڑا ایک لیسدار مادہ سے چپکا رہتا ہے اور یہہ کیلیں چاروں طرف دبا کر کیڑے کو مار ڈالتی ہیں - ایک عجیب خاصہ ان کیلوں کا یہہ بھی ہے کہ جو چیز ان پتیوں پر گرتی ہے اس کے وزن کو بخوبی معلوم کر لیتی ہیں - اگر بارش کے پانی کے قطرات گرتے ہیں تو وہ مطلق حرکت نہیں کرتے ہیں - اگر اسی قدر وزنی کوئلہ کا ٹکڑا ان پتیوں پر ڈالدیا جاوے تو دونوں پتیاں فوراً بند ہونا شروع ہو جاویگی - اگر گوشت کا پارچہ ڈالدیا جاوے تو پتی کے بند ہونے میں چند منٹ صرف ہونگے اور کئی روز تک بند رہیگی کیونکہ جب تک وہ گوشت کو ہضم نہ کر لیگی مطلق نہ کھلیگی - اگر کوئلہ ڈالا جاوے تو پتی آہستہ آہستہ بند ہوگی اور ۲ یا ۳ گھنٹہ کے بعد کھل جاوے گی - ایک اور پودا کیڑوں کے مارنے میں سنڈیو سے بھی زبردست واقعہ ہوا ہے - ایک انگریزی پودے کا نام وینس کا مکھی کا جال ہے جس میں اجسام حس نہایت کامل درجہ کے ثابت ہوئے ہیں - یہہ نہایت عجیب و غریب پودہ ہے اور شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل پر پیدا ہوتا ہے - اس پودے کی خصوصیت اُس کے پتوں میں ہے - پتوں کی شاخ بھی پتی کی طرح چپٹی ہوتی ہے پتی کے کنارے دندانے دار ہوتے ہیں اور پتی پر چھوٹی چھوٹی تیز سوئیاں ہوتی ہیں - پتی کے ہر ایک حصہ پر ۳ سوئیاں ہوتی ہیں یہی سوئیاں حس کا آلہ ہیں ایک جانب کی اُن سوئیوں کو آپ بہت ہی آہستہ سے چھوئیں تو اس جانب کی پتی فوراً بند ہو جاتی ہے بیانات مندرجہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ پودے نہ صرف اسی قدر حس رکھتے ہیں بلکہ جب ان پودوں کی پتیوں کو کوئی چھوتا ہے تو تمامی پودے پر اُس کا اثر نظر آتا ہے - بدیں وجوہات ہم اس واقعہ سے انکار کرسکتے ہیں کہ پودے ذی حس نہیں ہیں - (ہندوستانی)

زلزلہ کی پیشنگوئی - اخبار عام مطبوعہ ۲۸ ستمبر میں ولایت کے ایک مشہور منجم کی چند ایک پیشنگوئیاں شائع ہوئی تھیں - انمیں ایک یہہ تھی کہ ۲۴ و ۲۶ ستمبر کو زلزلہ آئیگا - بقول اسی اخبار کے ۲۶ تاریخ کی صبح کو . . . . . لاہور میں زلزلہ محسوس ہوا - زلزلہ کا زور بہت ہلکا تھا - پل مارتے آیا اور ندارد - اسی طرح ہمارا ایک نامہ نگار ملتان سے لکھتا ہے کہ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء بروز منگل صبح سات بجے ۳ منٹ پر ملتان میں سخت زلزلہ آیا - قریباً آدھا منٹ تک رہا - اس زلزلے کے پہلے جھونکے نے ایک دم چار اپریل کے زلزلہ کو یاد کرا دیا . . . . زلزلہ سے بڑی بڑی گھڑیاں بند ہو گئی تھیں" ؛

جاپان میں مسیحیت - ہمارے انگریزی اور اردو اخبارات میں اس امر کا بڑا چرچا ہو رہا ہے کہ آیا جاپان مسیحی ہے یا نہیں - یا کم از کم اسکی تاثیر کے تحت میں ہے یا نہیں - مسیحی اخبارات اس بات پر نازاں ہیں کہ مسیحی مذہب نہ صرف دیگر ممالک اور اقوام میں ہی سرایت کر رہا ہے بلکہ جاپان میں بھی جو گویا اسی سال میں مہذب ممالک کے زمرے میں داخل ہوا ہے مسیحی مذہب کا رواج اور اثر بڑھتا جاتا ہے - مگر دوسری طرف دیگر اخبارات خصوصاً آریہ سماج کے اخبارات اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کر رہے ہیں کہ جاپان میں مسیحی مذہب دن بدن زوال پر ہے اور کہ بدھ مذہب زیادہ زیادہ پھیلتا چلا جاتا ہے - مگر وہاں کا ایک اخبار جو اگرچہ اور مذاہب پر بڑے زور سے حملہ کرتا ہے تاہم مسیحیت کے ساتھ خاص ہمدردی کا اظہار

اہمیت ظاہر کرتا ہے۔ جس کا پڑھنا ناظرین کے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جاپان دیکلی میل کے ۳ر جون کے پرچے میں ایک بدھ مذہب کے اخبار سے یوں ناقل ہے کہ ہلحاظ تعداد کے اگرچہ بدھ مت مسیحیت سے کہیں زیادہ ہے مگر اصلی کام کی وجہ سے جس نے یہاں تکمیل پائی ہے اسکی طاقت کی وزنیت مسیحیت کے حق میں ہے۔ مسیحیت سے عام نفرت اور حقارت آئے دن کم ہوتی جارہی ہے۔ اور یہہ یقین کہ یہہ مذہب اشیاء کی نئی حالت کے زیادہ موزوں ہے دلوں میں زیادہ جگہ پکڑتا جاتا ہے۔ بدھ مذہب کی رسم و رسوم سوسائٹی کی دلچسپیوں سے خارج ہوتی جاتی ہیں اور اُن کے پجاری پر اکثر عوام میں مضحکہ اٹھایا جاتا ہے جنگی کار سپانڈنس کہتے ہیں بدھ مذہب کے پجاری غیر موزوں اور ناقابل ہیں۔ اور ان پجاریوں میں سے بیدار مغز پجاری جو سربرآوردہ لوگ ہیں اپنے ہم مذہبوں کی اِس جہالت اور بے حساسی اور سستی پر سخت نالاں ہیں۔ اِس سبب سے جنگی سپاہ اُن پر تمسخر کرتے اور اُن سے تنگ گئے ہیں۔ دوسری طرف مسیحیوں کے مقامات جنگی سپاہیوں کے لئے فردوس متصور کئے جاتے ہیں اور انکی ہر جگہ خوب آؤ بھگت ہوتی ہے۔ دو لاکھ ین (جاپانی سکہ) مذہب کے ایک سب سے بڑے فرقے ہونگنجی کی طرف سے اس کام کے لئے خرچ کیا جاتا ہے جو سپاہیوں میں کیا جاتا ہے۔ مگر یہہ کام مسیحی ایسوسی ایشن کے کام سے جس کا خرچ صرف چند ہزار ین ہے بہت ہی ادنیٰ درجہ کا ہے۔ مسیحیوں کے کام کی ایسی کامیابی ہوئی ہے کہ اسکی خبر شہنشاہ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر بدھ مذہب کا کام میں ہمیشہ خلل پڑتا اور وہ قرض کے نیچے دبا جاتا ہے۔

علاوہ اس کے وہی اخبار بیان کرتا ہے کہ یکم جون کو ہانگوان کا ایک بدھ مذہب کا مندر اسوجہ سے نیلام ہوا کہ اسکی سوسائٹی پر بڑا بھاری قرضہ پڑا ہوا تھا اور بعد میں یہہ ذکر کرتا ہے کہ ناگاساکی میں ینگ منس کرسچن ایسوسی ایشن کی سہ منزلہ عمارت کا بنیادی پتھر رکھا گیا جس میں ایک لکچر ہال اور کھیل کا کمرہ اور ورزش گاہ اور ضیافت اور جماعت کا کمرہ ہوگا۔

ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ نقش پذیر جاپانیوں کے دلوں پر مسیحی مذہب کا بہت گہرا اثر جما اور بدھ مذہب کا اثر بری طرح گھٹتا جارہا ہے۔ اب ناظرین ایک بدھ مذہب کے اخبار ہی کی زبانی ہماری صداقت پر صاد کرسکتے ہیں۔

امریکہ کی دولتمندی

امریکہ نہ صرف دنیا میں ایک ایسا ملک ہے جسمیں آئے دن نئی نئی ایجادیں ہی ہوتی رہتی ہیں بلکہ وہ آبادی اور دولت میں بھی حیرت افزا ترقی کرتا جارہا ہے اور دیگر امور میں بھی فروغ پارہا ہے اس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ وہ دن آئیگا جبکہ اس کے بعض اشتہار لندن سے بڑے نہ سہی برابر تو ضرور ہو جاینگے ایک روزانہ اخبار میں لکھا ہے کہ " ۱۸۵۰ء سے ۱۹۰۰ء تک نصف صدی میں جہاں کہ صوبجات متحدہ امریکہ کی آبادی ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ سے ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ہوگئی ہے یعنی ۳ ½ گنا بڑھ گئی ہے وہاں اسکی دولت ۷ ارب سے ۹۴ ارب یعنی ۱۳ گنا سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بلحاظ دولت کوئی ملک صوبجات متحدہ کے برابر نہیں ہے۔ نہایت معتبر حساب کے مطابق ممالک کی متمول حالت ۱۹۰۵ء میں یوں بیان کی گئی ہے۔

ہسپانیہ	- ۱۲	ارب	ڈالر
اطالیہ	- ۱۸	ارب	؍؍
آسٹریا و ہنگری	- ۳۰	ارب	؍؍
روس	- ۳۵	ارب	؍؍
فرانس	- ۴۵	ارب	؍؍
جرمنی	- ۵۰	ارب	؍؍
سلطنت متحدہ	- ۵۵	ارب	؍؍
صوبجات متحدہ امریکہ	- ۱ کھرب ۱۰	ارب	ڈالر

دولت میں جو یہہ ایک عجیب اور عجلت کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں یقین کیا جاسکتا ہے کہ یہہ انکی اعلیٰ درجہ کی محنت و مشقت اور ایجاد اور کفایت شعاری کا عمدہ نتیجہ ہے۔ مگر ساتھ ہی اِس کے اگر اُن کے تکلفات اور دیگر ملکی اور مجلسی اخراجات اور ترقی کا خیال کیا جاوے جنمیں کہ روپیہ کی از حد ضرورت ہوتی ہے تو انکی دولت اور ثروت کے موجب کا اس سے بھی اعلیٰ تصور اور قیاس کیا جاسکتا ہے۔

چین کی ترقی

آج تمام مشرقی ممالک کو ترقی کی ایسی دھن لگی ہوئی ہے۔ اور وہ اس مرحلے میں ایسی سعی بلیغ اور جانکاہ محنت اور عظیم اخراجات گوارہ کر رہے ہیں جو نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ جنسے گمان غالب ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں مشرق مغرب سے بھی سبقت لیجائیگا ایک روزانہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے بارہ برس گذرے کہ چین کی ڈواگر نے اِس امر کا فیصلہ کیا تھا کہ پارلیمنٹ ایک مفید مطلب شے ہو سکتی ہے۔ اِس ارادہ سے شہزادہ چنگ ایک بڑی کمیشن کا سردار مقرر ہوکر پیکن سے روانہ ہوا ہے تاکہ بیرونی پارلیمنٹوں کی تراکیب و حالات کا معاینہ کرے۔ یہہ کمیشن پہلے جاپان میں ایک ماہ صرف کریگی۔ وہاں سے امریکہ جائیگی۔ اور پھر یورپ کو تشریف لیجاویگی۔ جب یہہ کمیشن چین کو واپس آئیگی تو طلباء متفرق ممالک کے دار الخلافوں میں بھیجے جائیں اور اُنکا خرچ جاپان کے شاہی سرکار سے ادا کیا جائیگا۔ مقصد اس سے سرکار چین کا یہہ ہے کہ سلطنت کو پارلیمنٹ والی سلطنت کے لئے تیار کرے۔ اُس وقت بارہ برس بعد نوروز پر پارلیمنٹ والی سلطنت کا اعلان کیا جانا مقرر ہوا ہے۔

اے۔ ای مارٹینو صاحب ڈویژنل جج لاہور کو ۱۱ نومبر سے ۱۳ ماہ کی جمع رخصت عطا کی گئی اور صاحب موصوف کو ڈنلاس صاحب سبکدوش کرینگے ؏

کپتان اردن صاحب ریورٹ انتظام پنجاب کے لکھنے کے لئے خاص کام پر لگائے گئے ہیں ؏

ضلع رہتک میں کارروائی بندوبست زیر اہتمام ای۔ اے۔ اے جوزف صاحب مہتمم بندوبست ماہ اکتوبر میں شروع ہوگی ؏

رسید زر

مسٹر ایچ۔ کیمپ ذمہ دار اے۔ جے۔ برکٹ ۱۹۰۲ء تا ۱۹۰۵ء ہہ۸ر

مسٹر ای۔ ایف۔ ہاڈن اجودھیا گا۸ر

سیٹی کرسٹ ایس۔ پی۔ جی۔ رہتک گا۸ر

منشی فیلوس کوئٹہ عہ۸ر

مسٹر ایس۔ ایم۔ نگلم۔ کانپور ہے۸ر

پادری۔ ایچ۔ جے۔ ستھم ہے۸ر

ڈاکٹر۔ اے لبین کارٹر ہے۸ر

ٹرینیر رایپ درتھ گیر گا۸ر

پادری۔ جے۔ ایف۔ سموئیل ہے۸ر

پادری۔ ایچ۔ ایس۔ بنجمن گا۸ر

پادری جے۔ جی۔ ہیرن عہ۸ر

مسز جے۔ سکاٹ ۴عہ

ڈاکٹر ایم۔ بی عطائد گا۸ر

بابو بشن داس بٹالہ گا۸ر

مسٹر جے۔ ڈانیل۔ گجرات ہے۸ر

بابو پنڈی داس قصور گا۸ر

پادری او۔ ڈبلیو۔ لشالرڈ ہہ

ڈاکٹر۔ جان۔ لو۔ سمیرز واسطے مشن ہسپتال کوئٹہ ہے۸ر

بابو۔ ڈیوڈ جیمس بنوں گا۸ر

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیوائوں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دے دیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؏

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجدیں ؏

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

ضرورت

مجھے دکان کے لئے ایک عیسائی درزی کی ضرورت ہے چاہئے کہ درخواست کنندہ ولایتی زنانہ و مردانہ کام سے بخوبی واقف کار اور ایماندار ہو تنخواہ کا بذریعہ خط وکتابت تصفیہ ہو۔ درخواست کنندہ دیسی ہو جو ولایتی کام سے واقف ہو ؏

المشتہر

ٹیلرشاپ سی۔ ایم ایس۔ ڈیرہ غازیخان۔

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ گا

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ہے گا ہے

قیمت ہر حالت پیشگی لیجائیگی ؏

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گا	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ماعہ
پورا کالم	عہ	ماعہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۱ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؏

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

بانڈ صاحب کانگڑہ میں اپنے خاص کام کے ختم ہونے پر بطور ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور کو واپس آئینگے ؏

جے گولڈ سٹیریم صاحب رخصت سے واپس آکر بطور پولیٹیکل اسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ میں تعینات کئے جائینگے ؏

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشان کے واسطے مشن پرس لودیانہ میں ایم۔ دائلی کے اہتمام سے چھپا ؏